ہیں دستور سازی اور اسلامی فکری رہنمائی میں محض ایک مشیر کا کردار ادا کریں اور ان کے مشوروں کے ترک و اختیار کا فیصلہ نواب زادہ صاحب کریں۔ یہ اس عہد کا بہت بڑا المیہ تھا جو سلطنت علوم و معارف اسلامیہ کے سلیمان اعظم کے ساتھ پیش آیا۔

جیسا کہ عرض کیا کہ اخبارات و رسائل کی روایت کے مطابق الہلال کے شذرات یا مقالات افتتاحیہ پر بھی لکھنے والوں کے اور اقتباسات و تراجم پر مقتبس و مترجم کے نام نہیں آتے تھے۔ اس لیے نہیں کہا جا سکتا کہ الہلال میں کتنے شذرے اور کتنے اداریے، کتنے ترجمے اور اقتباسات سید صاحب علیہ الرحمہ کے قلم اور ان کے فکر و نظر کے شاہکار ہیں۔ لیکن جو مقالات سید صاحب کے قلم سے نکلے اور جن پر ان کا نام بھی ہے یا جن کے بارے میں معلوم ہو گیا ہے کہ وہ سید صاحب کے ہیں۔ اور ان کے بارے میں اب کوئی اختلاف باقی نہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے

مقالہ افتتاحیہ: شہیدِ اکبر — الہلال، کلکتہ، ۱۳۔ اگست ۱۹۱۳ء ص ۴
مقالات: عربی زبان اور علمی اصطلاحات 〃 〃 ۲۷ 〃 〃 〃 ۱۱
〃 〃 (۲) 〃 〃 ۳ ستمبر 〃 〃 ۷
علوم القرآن 〃 〃 ۱۱ فروری ۱۹۱۴ء ۷
〃 〃 (۲) 〃 〃 ۱۸ 〃 〃 〃 ۱۷
〃 〃 (۳) 〃 〃 ۲۵ 〃 〃 〃 ۹
〃 〃 (۴) 〃 〃 ۸ جولائی 〃 〃 ۹
باب التفسیر: اساطیر الاولین 〃 〃 ۱۵/۱۴ اپریل 〃 ۱۰

سید صاحب کا ایک مضمون بیجاپور کی تاریخ و رثا کے موضوع پر تھا۔ اس کے بارے میں مولانا آزاد لکھتے ہیں:

> "بیجاپور والے مضمون کا اس قدر تشکر کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں۔ با تصویر رسالے کی یہ اصل شے تھی جو آپ کی بدولت الہلال میں شروع ہوئی۔ جنگ کی وجہ سے وہ اب تک شروع نہ ہو سکا ورنہ بلاک بن گئے ہیں۔ آئندہ ان کے بعد والے نمبر میں ان شاء اللہ شائع ہوگا۔ مگر اس کے بعد کا کوئی حصہ دیجیے تا کہ تسلسل قائم رہے۔

علم الحدیث کے مضامین تو الہلال میں نکل چکے ہیں اور آپ کس کی نسبت فرماتے ہیں ؟ علوم القرآن میں اور کچھ ملا"

اگرچہ یہ مضمون سید صاحب نے ۱۹۱۴ء میں بھیج دیا تھا لیکن نومبر ۱۹۱۴ء میں الہلال بند ہوگیا اور مضمون اشاعت سے رہ گیا اور کامل ایک سال کے بعد جب البلاغ جاری ہوا تو اس کی دو اشاعتوں میں نکلا۔

آثار عتیقہ : آثار اسلامیہ امارت بیجاپور　　البلاغ کلکتہ - ۱۲ - نومبر ۱۹۱۵ء ص ۱۲
〃　〃　〃 (۲)　〃　〃 - ۲۶　〃　〃 ص ۲۸

البلاغ میں سید صاحب کے دو مضمون اور بھی شائع ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک مضمون "اسلام اور سوشلزم" کے عنوان سے ہے۔ اگرچہ یہ نہایت مفصل اور مستقل مضمون ہے لیکن مراسلات کے صفحے پر شائع ہوا ہے۔ دوسرا مضمون جامع ازہر (مصر) پر ہے جس میں اسکی تاریخ قیام، نظام و نصاب تعلیم اور اس کے خصائص کا تعارف کرایا ہے۔

مراسلات : اسلام اور سوشلزم　　البلاغ، کلکتہ - ۱۱ - فروری ۱۹۱۶ء ص ۲
اصلاح معاشرہ اور اسلام - بسلسلہ اسلام اور سوشلزم　〃　〃 ۱۸ -　〃　〃 ص ۱۷
مدارس اسلامیہ : جامع ازہر　〃　〃 ۳ - ۱۰ مارچ　〃　〃 ۲۵
〃 (۲)　〃　〃 ۱۷ / ۲۴　　۲۳

ان مضامین کے علاوہ چند مضامین ایسے ہیں جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ سید صاحب کے ہیں لیکن یہ مسئلہ ابھی متنازع فیہ ہے اس لئے مناسب نہیں کہ اس بحث کو یہاں چھیڑا جائے۔

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافہ اور تبلیغ کے لئے شائع کی جاتی ہیں ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقہ کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں ــــــ!

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ

نام و نسب نام عبداللہ اور کنیت ابو عبدالرحمٰن[1] تھی۔ آپ ترکی النسل تھے۔ آپ کے والد مبارک بن واضح بنو تمیم کے ایک قبیلہ بنو حنظلہ کے ایک فرد کے آزاد کردہ غلام[2] تھے۔ اس وجہ سے آپ کو حنظلی اور تمیمی کی نسبت سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ آپ ہمدان کے نامور تجار میں سے تھے۔ اس نسبت کی ایک دوسری وجہ بھی بیان ہو سکتی ہے کہ آپ کے مالک نے آپ کی دیانتداری کی وجہ سے اپنی بیٹی کو نکاح میں دے دیا تھا۔

یہ واقعہ تذکروں میں آیا ہے کہ آپ کے مالک نے آپ سے اپنی بیٹی کی شادی کے بارے مشورہ کیا تو آپ نے کہا کہ جاہلیت کے دور میں عرب اپنی بیٹیوں کے رشتے حسب و نسب کی بنیاد پر کرتے تھے۔ یہودیوں میں مال اور نصاریٰ میں خوب صورتی وجۂ عقد بنتے تھے۔ لیکن اسلام میں دینداری کی وجۂ امتیاز پر رشتے ہوتے ہیں آپ ان میں سے جس طریقہ کو پسند کریں اُسی کی بنا پر اپنی دختر عزیزہ کی شادی کا انتظام کر دیں۔

مالک کو آپ کی عقل رسا پر بڑا تعجب ہُوا۔ گھر آکر بیٹی کی ماں سے مشورہ بیان کیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ بیٹی کی شادی مبارک سے کر دیں اس لیے کہ اس میں ورع، تقویٰ اور دینداری کی جو خوبیاں ہیں، وہ زمانہ کے کسی دوسرے فرد میں نظر نہیں آتیں۔ اگرچہ مبارک غلام تھے لیکن ماں بھی نیک دل تھیں۔ فوراً تیار ہو گئیں اور اپنی بیٹی کی شادی مبارک سے کر دی۔ حضرت عبداللہ کا اسی نیک رُوح والد اور نیک دل ماں کی بیٹی کی

---

[1] ابن سعد : طبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۷۲ : مطبوعہ بیروت ۱۳۷۷ھ

[2] خطیب بغدادی: تاریخ بغداد : ۱۰ : ۱۵۳ : مطبوعہ مصر ۱۳۴۹ھ

گود میں تولد[۳] ہُوا۔ چونکہ یہ مالک بنو تمیم اور بنو حنظلہ کے فرد تھے اس لیے آپ کو ننھیال کی نسبت سے بھی تمیمی اور حنظلی کی کنیت سے پُکارا گیا۔

حضرت مبارک بن واضح کی پرہیز گاری اور ایمانداری کی یہ خوبیاں آپ کے مالک پر ابتدائی ایام ہی سے ظاہر ہونا شروع ہوگئیں۔ روایت ہے کہ آپ اپنے مالک کی طرف سے ایک باغ کے داروغہ تھے۔ ایک دن مالک نے کھانے کے لیے انار توڑ لانے کو کہا۔ آپ انار توڑ لائے اور مالک کے حضور پیش کر دیئے۔ مالک نے ایک انار چکھا تو انار ترش نکلا۔ مالک بڑا ناراض ہُوا اور آپ سے کہنے لگا کہ میں نے میٹھا انار مانگا تھا۔ آپ ترش کیوں لائے؟ حضرت مبارک نے مالک سے عرض کیا کہ حضور باغ کے درختوں کے بارے میں بندہ کو اس قدر تجربہ نہیں کہ کونسا درخت میٹھے انار دیتا ہے اور کونسا ترش۔ جو کوئی انار کو چکھے گا اُسے ہی اس بات کا علم ہو سکے گا۔ نیز آپ نے مجھے رکھوالی کے لیے حکم دیا تھا انار چکھنے کی تو اجازت نہیں دی تھی۔

آپ کی اس طرح کی دیانتداری کے واقعات نے مالک کو بہت متاثر کیا۔ جس کی وجہ سے اس نے پہلے آپ کو اپنا خصوصی ساتھی بنایا اور پھر اپنی نیک بخت بیٹی اور اس کے ساتھ ایک کثیر التعداد مالیت میں مال آپ کے سپرد کر دیا۔[۴]

تمام تذکرہ نگاروں نے آپ کی والدہ کو خوارزمی لکھا ہے جو کہ خوارزم کی طرف منسوب ہے۔ خوارزم روسی ترکستان کا وہ علاقہ ہے جو کہ دریائے جیحون کے نیچے پڑتا ہے۔ یہاں کا بادشاہ "خوارزمشاہ" کا لقب اختیار کرتا تھا۔[۵] ابن جوزی نے لکھا ہے:

> كان ابوه تركيا عند رجل من التجار من بني حنظلة وكانت امه تركية وخوارزمية [۶]

آپ کے والد ترکی تھے جو کہ بنو حنظلہ کے تجار میں سے کسی ایک کا غلام

۳؎ صدیق حسن خان : اتحاف النبلاء : ۲۷۱، ۲۷۲ : مطبوعہ کانپور (ہند) ۱۲۸۹ھ

۴؎ ابن خلکان : وفیات الاعیان (نسخہ سمرقند) : ۱ : ۲۶۹ : مطبوعہ دار الطباعۃ اصفہان

۵؎ المنجد، فی اللغۃ و الاعلام : حصہ "الاعلام" : ۲۷۴ : مطبوعہ بیروت ۱۹۷۳ء

۶؎ ابن جوزی : صفۃ الصفوۃ : ۴ : ۱۰۹ : مطبوعہ دائرہ معارف عثمانیہ

تھے اور آپ کی والدہ ترکیہ، خوارزمیہ تھیں۔

ہدیۃ العارفین میں آپ کے والد کو بھی ترکی خوارزمی کہا گیا ہے۔

"عبداللہ بن المبارک بن واضح حنظلی ابوعبدالرحمٰن المروزی ترکی الاب الخوارزمی"[۷]

بروکلمان نے لکھا ہے کہ "آپ کے آباؤ اجداد ترکی النسل ایرانی تھے"[۸]

طاش کبریٰ زادہ لکھتے ہیں:

"کانت امہ خوارزمیۃ و ابوہ ترکیا"[۹]

آپ کی والدہ خوارزمی اور باپ ترکی النسل تھے۔

راقم کے نزدیک آپ کی والدہ کے متعلق خوارزمی کی نسبت بعد کی مشہور کردہ ہے۔ جب آپ کے والد کے ساتھ وہ بیاہی جانے کے بعد مستقل طور پر ترکستان کے اس علاقہ میں جہاں مرو کا وہ شہر بھی پڑتا ہے جس کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن مبارک مروزی کہلائے، رہنے لگیں تو اس علاقے کی نسبت سے تذکروں میں متعارف ہوئیں۔ حالانکہ آپ قریش کے قبیلے بنو تمیم کے ذیلی قبیلے بنو حنظلہ یا دوسری روایات کے مطابق بنو سعد یا بنو عبد شمس[۱۰] سے تھیں۔ زیادہ تر تذکرہ نگاروں نے بنو حنظلہ اور بنو تمیم کا ذکر کیا ہے اور اسی لیے حضرت عبداللہ بن مبارک حنظلی اور تمیمی کی کنیت سے مشہور بھی تھے۔ درست یہی نظر آتا ہے کہ آپ کی والدہ عرب کے قبیلہ سے تھیں اور یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مبارک عربی زبان کی فصاحت و بلاغت میں اہل عرب سے کچھ پیچھے نہ تھے۔ باپ کو تمام تذکروں میں ترکی النسل کہا گیا ہے۔ اس طرح والدہ کے عربی النسل اور باپ کے ترکی النسل ہونے کی وجہ سے آپ عرب و عجم کے کمالات کے وارث بنے۔

اہل تذکرہ نے اس کے علاوہ خراسانی، بخاری اور جوہری کی نسبتوں سے بھی اپنے تذکروں میں یاد کیا ہے۔

---

۷ اسماعیل بادشا بغدادی: ہدیۃ العارفین: ۱: ۴۳۸: مطبوعہ استنبول ۱۹۵۱ء

۸ بروکلمان: تاریخ ادب عربی (جرمن): تکملہ جلد اوّل: ص ۲۵۶ مطبوعہ ۱۹۳۷ء

۹ طاش کبریٰ زادہ: مفتاح السعادہ: ۲: ۱۱۲: مطبوعہ حیدرآباد دکن (ہند)

۱۰ طاش کبریٰ زادہ: مفتاح السعادہ: ۲: ۱۱۲: مطبوعہ دائرہ معارف نظامیہ حیدرآباد دکن)

ولادت

آپ ۱۱۸ھ مطابق ۷۳۴ء بمقام خراسان کے مشہور شہر مرو میں پیدا ہوئے [۱۱]۔ تذکرہ نگاروں کی ایک کثیر تعداد نے اسی کو قبول کیا ہے۔ بعض کے ہاں سالِ ولادت کا جو اختلاف ملتا ہے، ان کی روایات کو خطیب بغدادی نے سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔ پہلی روایت عمرو بن علی سے ہے کہ آپ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے۔ دوسری روایت میں حاتم الباشانی کہتے ہیں کہ مَیں نے عبدان بن عثمان سے سُنا ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن مبارک کو یہ کہتے سُنا ہے کہ وہ ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے۔ بشر بن ابی الازہر سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ مَیں نے عبداللہ بن المبارک سے سُنا کہ عبداللہ بن ادریس نے انہیں کہا کہ تمہاری عمر کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ عجم کے ہاں عمر یاد کرنے کا کوئی خاص اہتمام نہیں کیا جاتا۔ لیکن انہیں اتنا یاد ہے کہ جب ابومسلم خراسانی نے خروج کیا تو انہیں بھی سیاہ کپڑے پہنائے گئے۔ حالانکہ مَیں بہت چھوٹی عمر کا تھا۔ فرماتے ہیں کہ اس پر پھر انہیں کہا گیا کہ کیا سیاہ لباس پہنایا گیا؟ تو انہوں نے کہا کہ مَیں اس سے بھی زیادہ چھوٹا تھا لیکن ابومسلم نے ہر چھوٹے بڑے کو سیاہ لباس پہنوایا۔ [۱۲]

مندرجہ بالا روایات پر اگر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عمرو بن علی کی روایت جس کو اکثر تذکرہ نگاروں نے تسلیم کیا ہے زیادہ قابلِ استشہاد ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک کا قول کہ عجم میں تاریخِ پیدائش کے محفوظ کرنے کا کوئی رواج نہیں تھا آپ کے دوسرے قول مذکورہ کی صحت کو مشکوک کر دیتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے کم سنی کی عمر میں ابومسلم خراسانی کے دور میں جو سیاہ کپڑے پہننے کا اقرار کیا ہے اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ آپ کو عمر یاد نہیں تھی۔ محمد بن موسیٰ بن حاتم الباشانی کی عبدان بن عثمان سے مروی قول کہ آپ ۱۱۹ھ میں پیدا ہوئے تھے اس وجہ سے بھی باطل ہو جاتا ہے [۱۳] کہ ۱۳۰ھ

---

[۱۱] فقیر محمد جہلمی : حدائق الحنفیہ : ۱۲۰ : مطبوعہ نول کشور لکھنؤ (ہند) ۱۳۲۴ھ

[۱۲] خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ۱۰ : ۱۵۴ : مطبوعہ مصر ۱۳۴۹ھ

[۱۳] خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ۱۰ : ۱۵۴ : مطبوعہ مصر ۱۳۴۹ھ

میں ابو مسلم خراسانی نے خروج کیا اور سپاہ جوش تحریک شروع کی۔ آپ کی اس دوران عمر صرف اتنی تھی کہ آپ کو لباس پہننے کا واقعہ یاد ہوگیا۔ اس طرح کی یادداشت ۳/۳ برس کی عمر میں شروع ہو جاتی ہے۔ جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عمرو بن علی کی روایت کہ آپ ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے درست ہوگئی۔ وہ روایتیں جن میں آپ کا سال ولادت ۱۱۰ھ، ۱۱۳ھ اور ۱۳۰ھ بتایا گیا ہے عقلاً و نقلاً کسی طرح قبول نہیں ہوئیں۔ ۱۱۸ھ کو تذکرہ نویسوں کی اکثر تعداد نے درست مانا ہے۔ راقم کے نزدیک بھی یہی صحیح ہے۔

دَورِ لہو و لعب

آپ نے ایک متموّل تاجر کے گھر آنکھ کھولی۔ جہاں سیم و زر کی ریل پیل تھی۔ والدین فطرتاً نیک اور ایماندار تھے۔ لیکن اکلوتے بیٹے کی تربیت میں کامیاب نہ رہے۔ بیٹے کی ہر خواہش پر دولت نچھاور کی جاتی۔ نتیجتاً آوارہ مزاج ا۔ بدقماش لونڈوں نے اس متموّل بیٹے کی دولت سے عیش و نشاط حاصل کرنے ے لیے گھیر اڈالنا شروع کر دیا۔ بیٹا سادہ لوح تھا اور ساتھ ساتھ دولت کے انبوہ کثیر سے ملنے والی نفسانی خواہشات کی لذّت نے عقل و خرد کی آنکھ پر پٹی باندھ دی تھی۔ معاشقے شروع ہوئے۔ ساغر و جم کے دور چلتے اور لطف و سرور کی محفلیں جمتیں۔ اس طرح ہوتے ہوتے زندگی کے گراں قدر بیس اکیس سال گزر گئے۔ آخر والدین کی دعائیں مستجاب ہوئیں۔ شیطانی کارستانیوں پر رحمانی قوت غالب آئی۔ اور ایک روز ایسا انقلاب آیا کہ تھوڑی دیر پہلے کا فریبِ نظر کا شکار عاشق اپنے مجازی محبوب کو ٹھکرا کر اپنے محبوبِ حقیقی کے در پر جا پہنچا۔

خوش نصیب ساعتیں

پائیں باغ کا پُرکیف ماحول تھا۔ پرندوں کی چہچہاہٹ، پتوں کی کھڑکھڑاہٹ اور نرم نرم چلتی بادِ نسیم نے باغ کے ماحول میں پیار و محبت کا نشہ گھول رکھا تھا۔ بادہ خواروں کی محفل جمی تھی۔ شراب کے جام لنڈھائے جا رہے تھے اور ساتھ ساتھ ساز کی آواز شراب کی مستی میں قرشی لا رہی تھی۔ اس محفل کا سردار وہ عاشقِ زار تھا جس کی عیش و نشاط کی پُر فریب وادی کی سیر کی مدت اب ختم ہو رہی تھی۔ یہ عاشق نامراد عبداللہ بن مبارک شراب کی مستی میں اپنے محبوب کی یاد میں یہ نغمہ الاپ رہا تھا۔

المربان لی منک ان ترحما　　وتعصی لعواذل واللوما!
وبتر لی یصیب مغرم　　اقام علی ھجبکم ماثما
یبیت اذا جنۃ لیلۃ　　یراعی الکواکب والانجما
ماذا علی الصب لو انہ　　اصل من الوصل ماھوما

سرِ شام یہ شعر پڑھتے پڑھتے شراب کی مستی میں سو گئے۔ رات ساری اسی مدہوشی میں گزری۔ یہاں تک کہ صبح کی اذان ہوئی اور آپ کو خواب کی صورت میں محبوبِ حقیقی نے مجازی محبوب کے وصال کی اس شدتِ خواہش پر طعنہ دیتے ہوئے ایک پرندے کی زبان یہ آیت سنوائی۔

اَلَمۡ یَاۡنِ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡ تَخۡشَعَ قُلُوۡبُہُمۡ لِذِکۡرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الۡحَقِّ ۔

(کیا ان لوگوں، جو ایمان لائے ہیں، پر اس قدر بھی رقت طاری نہیں ہوا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر اور جو اس کی طرف سے نازل ہوا ہے، سے ڈریں)

یہ سننا تھا کہ آپ کی کائنات بدل گئی اور اسی وقت بَلیٰ کہتے ہوئے سرور و غنا کے تمام طرب اور جملہ شیشہ ہائے مے توڑ دیئے ——— جامہ ہائے ریشم و کمخواب تار تار کرکے پھٹے پرانے سادہ کپڑوں کو زیب تن کرکے عبادت میں مشغول ہو گئے[۱۴] پھر وہ وقت آیا کہ آپ کی والدہ دیکھتی ہیں کہ باغ میں آپ سو رہے ہیں اور ایک سانپ نرگس کی شاخ منہ میں پکڑے آپ سے مکھیاں دور کر رہا ہے[۱۵]

اکتسابِ علم

ہوش سنبھلتے ہی والد ماجد نے مروج ابتدائی تعلیم میں لگا دیا یہ ابتدائی تعلیم آپ نے ایک تاجر سے حاصل کی[۱۶]۔ لکھنا پڑھنا اچھی طرح جب سیکھ لیا اور جوانی میں قدم رکھا تو مال کی بے بہا موجودگی میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکے اور تعیشات میں پڑ گئے۔ بیس اکیس سال کی عمر تک تعیشات میں گم رہے۔ آخر وہ ایک دن آیا جب نظر کا فریب ٹوٹا اور تعیشات

۱۴؎ کردری : مناقب الامام الاعظم : ۱ : ۱۶۸ : مطبوعہ معارف نظامیہ حیدرآباد دکن ۱۳۲۱ھ

۱۵؎ فقیر محمد جہلمی : حدائق الحنفیہ : ۱۲۰ : مطبوعہ نول کشور کانپور لکھنؤ (ہند) ۱۳۲۴ھ

۱۶؎ ذہبی : العبر : ۱ : ۲۸۰ : مطبوعہ کویت ۱۹۶۰ء

سے تائب ہوکر عبادت و ریاضت کو اختیار کر لیا۔ آپ کی اس اچانک تبدیلی پر والدین کو بہت خوشی ہوئی۔ ذمہ داریوں کا احساس اُجاگر ہوتا دیکھ کر والد ماجد نے تجارت کے لیے پچاس ہزار درہم دیئے۔ آپ پر چونکہ دینداری کا غلبہ تھا۔ اس لیے دینی علوم سے آگاہی کے شوق میں تمام رقم سے دینی علوم پر مبنی مختلف کتابیں خرید کر گھر آگئے۔ والد نے منافع پوچھا تو سارا دفترِ علم سامنے رکھتے ہوئے بولے کہ یہ جنس لایا ہوں اور دو جہاں کا منافع اُٹھایا ہے۔ والد اس جذبہ اور شوق پر بہت خوش ہوئے اور مزید چھ ہزار درہم دیتے ہوئے کہا کہ اسے خرچ کر کے اپنی تجارت کا دھندا چلاؤ۔[۱۷] اس حوصلہ افزائی سے کتابیں خریدنے اور پڑھنے کا شوق اور تیز ہُوا۔ کتابیں جمع کرتے رہے یہاں تک کہ ایک بہت بڑا کتب خانہ بن گیا۔ آپ رات دن اسی کتب خانہ میں کتابیں پڑھتے رہتے۔

سعید بن عیسیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو داؤد کو یہ کہتے سُنا کہ میں نے ابنِ مبارک سے پوچھا کہ خراسان میں آپ کی مجالس کس کس کے ساتھ رہیں ۔ آپ فرمانے لگے کہ میں شُعبہ اور سُفیان کی مجالس سے مستفید ہُوا ہوں۔ ابو داؤد فرماتے ہیں کہ ان مجالس سے مراد یہ تھا کہ آپ نے ان کی کتابوں کو پڑھا[۱۸]۔ اسی آپ نے صحابہ کرامؓ کی کتب سے استفادہ کیا۔

شفیق بن ابراہیم بلخی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارکؒ سے کہا گیا کہ آپ ہمارے ساتھ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن بیٹھتے نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں صحابہ کرامؓ اور تابعین کی جماعت کے پاس چلا جاتا ہوں۔ لوگوں نے متحیر ہوکر پوچھا وہ کیسے ؟ فرمانے لگے کہ میں یہاں سے جاکر ان کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں اور اپنے حالات کو سامنے رکھ کر ان کے اعمال و آثار پر غور کرتا ہوں[۱۹]

مطالعہ میں شدت آئی تو ایک دن والد ماجد بہت برافروختہ ہوئے اور غصے میں کہنے لگے کہ یہ تمہاری کتابیں مجھے جلانی پڑیں گی۔ آپ نے کہا ابوجان ! یہ کتابیں ضرور

---

[۱۷] فقیر محمد جہلمی : حدائق الحنفیہ : ۱۲۳ : مطبوعہ نول کشور لکھنؤ (ہند) ۱۳۲۴ھ

[۱۸] ابونعیم اصفہانی : حلیۃ الاولیاء : ۸ : ۱۶۴ : مطبوعہ مصر ۱۳۵۴ھ

[۱۹] ابن جوزی : الصفوہ : ۴ : ۱۰۹ : مطبوعہ دائرہ معارف اسلامیہ حیدرآباد دکن ۱۳۵۶ھ

جل سکتی ہیں لیکن جو سینے میں محفوظ ہے اس کا آپ کیا کریں گے [20]۔

کتابوں سے مستفیض ہونے کے ساتھ ساتھ آپ نے ۱۴۱ھ میں باقاعدہ طور پر تابعین کی مجالس اور محافلِ تدریس میں شرکت کرنا شروع کر دی۔ آپ نے ان کے علوم سے جس شدت اور جستجو کے ساتھ استفادہ کیا، اس کے بارے میں احمد بن حنبل رح فرماتے ہیں کہ :

"لم یکن فی زمن ابن المبارک اطلب للعلم منه، رحل الی الیمن و مصر و الشام و البصرة والکوفه وکان من رواة العلم و اهل ذلک کتب عن الصغار والکبار وجمع امرا عظیما کان صاحب حدیث حافظاً۔" [21]

(یعنی حضرت عبداللہ بن مبارک کے زمانے میں ان سے زیادہ کوئی علم کا متلاشی نہیں تھا۔ آپ نے یمن، مصر، شام، بصرہ، کوفہ کے سفر کیئے۔ آپ علم کے راویوں میں سے ایک تھے۔ جسے آپ نے ہر چھوٹے بڑے سے حاصل کیا اور اس طرح ایک بہت بڑا کام سرانجام دیا۔ آپ ایک صاحبِ حدیث حافظ تھے۔)

ابنِ تغری لکھتے ہیں :

"رحل سنة احدی واربعین ومائة فلقی التابعین واکثر الترحال فی طلب العلم وروی عن جماعة کثیرة وروی عنه خلائق و تفقه بابی حنیفه" [22]

(آپ نے ۱۴۱ھ میں سفر شروع کیئے اور تابعین سے ملے۔ آپ کے اکثر سفر طلبِ علم کے لیئے تھے۔ آپ نے ایک کثیر جماعت سے

---

[20] ذہبی : تذکرة الحفاظ : ۱ : ۲۵۴ : مطبوعہ دائرہ معارف نظامیہ حیدرآباد دکن

[21] نودی : تہذیب الاسماء واللغات : ۱ : ۲۸۵ مطبوعہ دمشق

[22] ابن تغری : نجوم الزہرہ : ۲ : ۱۰۳ مطبوعہ مصر

روایت کی اور آپ سے بھی لوگوں کی اکثر تعداد نے روایت کی۔ امام ابوحنیفہ رح سے فقہ سیکھی)

ابنِ سعد رقم طراز ہیں :

" طلب العلم فروى رواية كثيرة وصنف كتبا كثيرة فى ابواب العلم وصنوف. حملها عنه قوم وكتبها الناس عنهم. وقال الشعر فى الزهد والحث على الجهاد. وقدم العراق والحجاز والشام ومصر واليمن وسمع علماء كثيرا." [۲۳]

(یعنی آپ نے اکتسابِ علم کرکے کثیر تعداد میں روایت کیا اور علم کی مختلف صنف اور ابواب پر کافی تعداد میں کتابیں لکھیں۔ جسے آپ سے کئی لوگوں نے اخذ کیا اور ان سے آگے کئی لوگوں نے لکھا۔ آپ نے زہد پر شعر کہے۔ اور جہاد کے لیے اُبھارا۔ آپ عراق، حجاز، شام، مصر اور یمن آئے اور علماء کی کثیر تعداد سے (علمِ حدیث) سنا"

اساتذہ آپ نے قرآن، حدیث، فقہ، ادب، لغت، تصوف اور جہاد پر علم کا ایک گراں قدر ذخیرہ آپ کے اپنے قول کے مطابق چار ہزار مشائخ سے حاصل کیا۔ صرف ایک ہزار سے روایت کی[۲۴] آپ کے شیوخ میں سے بعض مندرجہ ذیل تھے :۔

تابعین

(۱) ربیع بن انس بن زیاد البکری، البصری الخراسانی متوفی ۱۳۹/۱۴۰ھ[۲۵]

(۲) مجالد بن سعید بن عمر بن البطام الہمدانی ابوعمرو۔ جنہیں ابوسعید الکوفی بھی

---

[۲۳] ابن سعد : طبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۷۲ : مطبوعہ بیروت ۱۳۲۴ھ

[۲۴] فقیر محمد جہلمی : حدائق الحنفیہ : ۱۲۱ : مطبوعہ نول کشور لکھنؤ (ہند) ۱۳۲۴ھ

[۲۵] ابن سعد : طبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۶۹

کہتے ہیں۔ آپ نے ۱۴۴ھ میں وفات پائی۔ [۲۶]

(۳) اسماعیل بن ابی خالد ابو عبد اللہ الاحمسی، البجلی، الکوفی المتوفی ۱۴۵/۱۴۶ھ [۲۷]

(۴) سلیمان بن مہران الاعمش، الاسدی، الکاہلی، ابو محمد الکوفی المتوفی ۱۴۵ھ [۲۸]

(۵) نعمان بن ثابت التیمی ابو حنیفہ الکوفی المتوفی ۱۵۰ھ / ۱۵۱ھ [۲۹]

(۶) عاصم بن سلیمان الاحول ابو عبد الرحمٰن البصری۔ آپ بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور آپ نے ۱۴۱ھ میں وفات پائی۔ بعض کے ہاں آپ کا وصال وفات ۱۴۲ھ یا ۱۴۳ھ ہے۔ [۳۰]

(۷) سلیمان بن طرخان التیمی ابو المعتمر البصری المتوفی بالبصرہ ۱۴۳ھ [۳۱]

(۸) زبان بن العلاء بن عمار ابو عمرو المازنی التیمی البصری۔ آپ سات مشہور قرأ میں سے ایک تھے۔ آپ نے ۱۵۴ھ میں یا اس کے بعد وفات پائی۔ حضرت عبد اللہ ابنِ مبارکؒ نے آپ سے قرأت سیکھی۔ بعض لوگوں نے آپ کو تبع تابعی شمار کیا [۳۲]

(۹) سعد بن سعید بن قیس بن عمرو الانصاری المدنی جنہوں نے ۱۴۱ھ میں وفات پائی۔ [۳۳]

(۱۰) موسیٰ بن عقبہ بن ابی عیاش الاسدی جو کہ آلِ زبیر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۴۱ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۳۴]

(۱۱) ہشام بن عروہ بن زبیر بن عوام اسدی۔ آپ کی کنیت ابو المنذر اور ابو عبد اللہ المدنی تھی۔ آپ نے ۱۴۵ھ یا ۱۴۶ھ یا ۱۴۷ھ میں وفات پائی۔ [۳۵]

---

[۲۶] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۳۹ –

[۲۷] ابنِ حجر : " " : ۱ : ۲۹۱ –

[۲۸] " : تہذیب التہذیب : ۴ : ۲۲۲ –

[۲۹] " : " : ۱۰ : ۴۴۹ [۳۰] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۵ : ۴۲ –

[۳۱] " : " : ۴ : ۲۱۰ –

[۳۲] الجزری : غایۃ النہایہ فی طبقات القرأ : ۱ : ۲۲۸ : ۴۴۶

[۳۳] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۳ : ۴۷۵ [۳۴] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۳۶۵

[۳۵] " " : ۱۱ : ۴۸

(۱۲) عبداللہ بن سعید بن ابی ہند الفزاری ابوبکر المدنی جنہوں نے ۱۴۶ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۳۶]

(۱۳) ابراہیم بن ابی عبلہ شمر بن یقظان بن عبداللہ ابو اسماعیل عقیلی۔ آپ کو ابوسعید رملی اور دمشقی کی نسبت سے بھی یاد کیا گیا ہے۔ آپ نے ۱۵۱ھ یا ۱۵۲ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۳۷]

(۱۴) عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ابوایوب۔ آپ ابوخالد کی کنیت سے بھی مشہور تھے۔ آپ نے ۱۵۶ھ یا ۱۶۱ھ میں وفات پائی۔ [۳۸]

اساتذہ از خراسان :- ا : مرو سے :-

(۱۵) ابو عاصم یونس بن نافع المروزی۔ آپ نے ۱۵۹ھ میں وفات پائی۔ حضرت ابن المبارک نے فرمایا کہ وہ سب سے پہلے ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ [۳۹]

(۱۶) محمد بن میمون ابوحمزہ السکری : آپ خراسان کے شیخ مانے جاتے تھے۔ آپ نے ۱۶۶ھ یا ۱۶۷ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ حضرت عبداللہ بن مبارک نے آپ کی بہت تعریف کی ہے۔ [۴۰]

(۱۷) یعقوب بن القعقاع بن الاعلم ابوالحسن التمیمی : آپ مرو کے قاضی تھے [۴۱]

(۱۸) ابوحفص منصور بن النعمان الیشکری : آپ پہلے مرو میں رہتے تھے۔ اور بعد میں بخارا میں رہنے لگے۔ [۴۲]

(۱۹) محمد بن یسار ابوعبداللہ الخراسانی، المروزی : آپ اصل میں بصرہ کے تھے۔ [۴۳]

(۲۰) فضیل بن عیاض بن مسعود ابوعلی الیربوعی، التمیمی : آپ زاہد تھے

---

[۳۶] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۵ : ۲۳۹ [۳۷] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۴۲

[۳۸] " " : ۶ : ۱۷۳ [۳۹] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۴۴۹

[۴۰] ذہبی : تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۲۳۰ [۴۱] ابن سعد : الطبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۷۰

[۴۲] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۳۱۵ [۴۳] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۹ : ۵۳۲

اور حرم پاک میں شب و روز گزارنے کی وجہ سے شیخ الحرم بولے جاتے ہیں آپ پہلے کوفہ میں رہتے تھے اور بعد میں مکّہ میں منتقل ہو گئے اور یہاں پر ہی ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔ [۴۴]

(۲۱) حسن بن یحییٰ البصری : آپ خراسان کے رہنے والے تھے۔ خلیفہ بن خیاط نے آپ کا شمار اہلِ خراسان میں تیسرے طبقہ کے احباب میں کیا ہے۔ [۴۵]

(۲۲) محمد بن ثابت العبدی : آپ اصل میں بصرہ کے تھے۔ بعد میں مرو کے قاضی بنا دیے گئے۔ [۴۶]

(۲۳) حمید المروزی الاعرج : ابنِ حبان نے آپ کا شمار ثقات میں کیا ہے۔ [۴۷]

(ب) بلخ :

(۲۴) مقاتل بن حیان ابو بسطام البلخی الخزاز : آپ بکر بن وائل کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ تقریباً سن ۱۵۰ھ سے قبل وفات پا گئے۔ [۴۸]

(۲۵) عبداللہ بن شوذب ابو عبدالرحمٰن الخراسانی البلخی : آپ پہلے بصرہ میں رہا کرتے تھے اور پھر بیت المقدس چلے گئے۔ آپ نے ۱۴۴ھ یا ۱۵۶ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۴۹]

(ج) هراة :-

(۲۶) ابراہیم بن طہمان بن شعبہ الہروی نیشاپوری : آپ پہلے بغداد چلے آئے اور پھر مکہ میں رہے۔ یہاں تک کہ ۱۶۳ھ میں وفات پا گئے۔ [۵۰]

(د) دامغان :-

(۲۷) بکیر بن شہاب الدامغانی الحنظلی : آپ بنو حنظلہ کے آزاد کردہ غلام تھے [۵۱]

---

[۴۴] ذہبی: تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۲۴۵ [۴۵] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱ : ۳۲۵

[۴۶] ابن سعد: الطبقات الکبریٰ : ۷ : ۳۷۰ [۴۷] 〃 〃 : ۳ : ۳۷

[۴۸] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۲۷۷ [۴۹] ابنِ حجر: تہذیب التہذیب : ۵ : ۲۵۵

[۵۰] 〃 〃 : ۱ : ۱۲۹ [۵۱] 〃 〃 : ۱ : ۴۹۰

(ر) کوفہ :-

(۲۸) حسن بن عمرو تیمی : جنہوں نے ۱۴۲ھ میں وفات پائی۔ [۵۲]

(۲۹) اجلح بن عبداللہ بن حجیہ : آپ معاویہ الکندی ابو حجیہ کے نام سے بھی جانے جاتے تھے۔ آپ کا کوفہ کے شیعوں میں شمار ہوتا ہے۔ آپ نے ۱۴۵ھ میں وفات پائی۔ [۵۳]

(۳۰) جویبر بن سعید الازدی ابوالقاسم البلخی : آپ کا شمار کوفیوں میں ہوتا ہے۔ آپ نے ۱۴۰ھ اور ۱۵۰ھ کے درمیان کہیں وفات پائی۔ [۵۴]

(۳۱) عبدالملک بن ابی سلیمان : آپ کا نام میسرہ ابوسلیمان العزرمی تھا۔ آپ کوفہ کے بڑے لوگوں میں شمار کیے جاتے تھے۔ آپ نے ۱۴۵ھ میں وفات پائی [۵۵]

(۳۲) یحیٰی بن سعید بن حیان : آپ کی کنیت ابوحیان تھی۔ آپ ثقہ اور مضبوط حافظِ حدیث تھے۔ آپ نے ۱۴۵ھ میں وفات پائی۔ [۵۶]

(۳۳) زکریا بن ابی زائدہ خالد بن میمون بن فیروز الہمدانی : آپ نے ۱۴۷ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۵۷]

(۳۴) عیسیٰ بن عمر الاسدی، الہمدانی : آپ نابینے تھے اور قرأت کے خوب عالم تھے۔ آپ نے ۱۵۶ھ میں وفات پائی۔ [۵۸]

(۳۵) مسعر بن کدام بن ظہیر بن عبیدہ الہلالی العامری : آپ مرجیہ تھے لیکن ثقہ تھے۔ آپ نے ۱۵۳ھ یا ۱۵۵ھ کے بعد وفات پائی۔ [۵۹]

(۳۶) صالح بن صالح بن حیان ابوحیان الثوری الہمدانی : آپ نے ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ [۶۰]

(۳۷) مالک بن مغول بن عاصم ابوعبداللہ البجلی الکوفی : آپ نے ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔ [۶۱]

---

۵۲ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۲ : ۳۱۰ ۵۳ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۸۹

۵۴ " " : ۲ : ۱۲۳ ۵۵ " " ۶ : ۳۹۶

۵۶ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۲۱۴ ۵۷ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۳ : ۳۲۹

۵۸ " " : ۸ : ۲۲۲ ۵۹ " " ۱۰ : ۱۱۳

۶۰ " " : ۴ : ۳۹۳ ۶۱ " " : ۱۰ : ۲۲

(۳۸) عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ الہزلی المسعودی : آپ نے ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔[۶۲]
(۳۹) سفیان بن سعید بن مسروق الثوری۔ آپ حدیث میں امیرالمومنین مانے جاتے تھے۔ آپ نے ۱۶۱ھ میں وفات پائی۔[۶۳] حضرت عبداللہ بن مبارک آپ سے زیادہ کسی کو فضیلت نہ دیتے تھے۔
(۴۰) حمزہ بن حبیب بن عمارہ الزیات : آپ سات نامور قرائیں سے ایک تھے۔ آپ نے ۱۵۶ھ یا ۱۵۷ھ میں وفات پائی۔[۶۴]
(۴۱) زائدہ بن قدامہ الثقفی : آپ کسی قدری یا بدعتی کو حدیث بیان نہیں کیا کرتے تھے۔ آپ صاحبِ سنت تھے۔ آپ نے ۱۶۰ھ یا ۱۶۱ھ یا ۱۶۳ھ میں وفات پائی۔[۶۵]
(۴۲) یونس بن ابی اسحاق عمرو بن عبداللہ الہمدانی : آپ کی کنیت ابو اسرائیل تھی۔ آپ نے ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ میں وفات پائی۔[۶۶]
(۴۳) ابوبکر النہشلی الکوفی : کہا جاتا ہے کہ آپ کے والد کا نام عبداللہ بن ابی القطاف اور دوسری جگہ ابوبکر بن قطاف تھا۔ آپ مرجیہ تھے۔ نہایت ثقہ اور عابد تھے۔ آپ نے ۱۶۶ھ میں وفات پائی۔[۶۷]
(۴۴) نعیم بن میسرہ النحوی الکوفی : آپ کی کنیت ابو عمرو تھی۔ آپ رے میں رہتے تھے۔ ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک کو آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کیے دیکھا۔ آپ نے ۱۷۴ھ یا ۱۷۵ھ میں وفات پائی۔[۶۸]
(۴۵) مفضل بن یونس الجعفی : آپ کی کنیت ابو یونس تھی۔ آپ نے ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔[۶۹]
(۴۶) حبان بن علی الغنزی : آپ شیعہ تھے۔ آپ نے ۱۷۱ھ یا ۱۷۲ھ میں وفات پائی۔[۷۰]

۶۲؎ ذہبی : تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۱۹۷ ۶۳؎ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۴ : ۱۱۱
۶۴؎ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۳ : ۲۷۔
۶۵؎ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۳ : ۳۰۶ ۶۶؎ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۴۳۳
۶۷؎ ״ ״ : ۱۲ : ۴۴ ۶۸؎ ״ ״ : ۱۰ : ۴۶۶
۶۹؎ ״ ״ : ۱۰ : ۲۷۶ ۷۰؎ ״ ״ : ۲ : ۱۷۳

(۴۷) عبید اللہ بن عبد الرحمٰن الاشجعی : آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن تھی۔ سفیان ثوری سے مروی احادیث کا آپ سے بڑھ کر کوفہ میں کوئی حافظ نہ تھا۔ آپ نے ۱۸۲ھ میں وفات پائی۔ [1]

(۴۸) حسن بن عیاش بن سالم الاسدی : آپ نے ۱۷۲ھ میں وفات پائی[2]

(۴۹) مطلب بن زیاد بن ابی زہیر الثقفی : آپ نے ۱۸۵ھ میں وفات پائی۔[3]

(۵۰) ابراہیم بن محمد بن الحارث بن اسماء ابو اسحاق الکوفی : آپ شام آئے اور مصیصہ میں سکونت اختیار کر لی۔ آپ نے ۱۸۵ھ یا ۱۸۶ھ یا ۱۸۸ھ میں وفات پائی۔ [4]

(۵۱) عطاء بن مسلم الخفاف ابو مخلد الکوفی : آپ حلب میں گئے اور رمضان ۱۹۰ھ میں وفات پائی۔ [5]

(۵۲) عبد اللہ بن ادریس بن یزید بن عبد الرحمٰن الاودی : آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ آپ نہایت زاہد، عابد اور صالح تھے۔ آپ نے ۱۹۲ھ میں وفات پائی۔ [6]

(۵۳) سفیان بن عیینہ بن ابی عمران میمون العلالی : آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ مکہ میں سکونت اختیار کی اور ۱۹۸ھ میں وفات پائی۔ [7]

(۵۴) ابو بکر بن عیاش بن سالم الاسدی : حضرت عبد اللہ بن مبارکؒ آپ کی بہت تعریف کرتے تھے۔ آپ نے ۱۹۳ھ میں وفات پائی۔ [8]

(۵۵) وکیع ابن الجراح ابو سفیان الرواسی : آپ عراق کے محدث تھے۔ آپ نے ۱۹۷ھ میں وفات پائی۔ [9]

---

[1] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۷ : ۳۴ [2] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۲ : ۳۱۳

[3] " " : ۱۰ : ۱۷۷۔

[4] ابن حجر، تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۵۱ [5] ابن حجر، تہذیب التہذیب : ۷ : ۲۱۱

[6] " " : ۵ : ۱۴۴ [7] " "

[8] " " : ۴ : ۱۱۷ [9] " " : ۱۲ : ۳۴

(۵۶) ابونعیم الفضل بن دکین : آپ طلحہ بن عبید اللہ کی آل کے آزاد کردہ غلام تھے آپ نے ۲۱۹ھ میں وفات پائی۔ [۸۰]

(۵۷) ابان بن عبداللہ بن ابی حازم بن صخر بن العیلہ البجلی الاحمسی : آپ نے ابوجعفر منصور کے دورِ حکومت میں کوفہ کے اندر وفات پائی۔ [۸۱]

(۵۸) سعید بن سنان البرجمی ابوسنان الشیبانی : آپ رَیّ میں رہتے تھے۔ [۸۲]

(۵۹) برید بن عبداللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری ابوبردہ الکوفی۔ [۸۳]

(۶۰) بسام بن عبداللہ الصیرفی ابوالحسن الکوفی : آپ کوفہ کے ثقہ ترین لوگوں میں سے تھے۔ [۸۴]

(۶۱) حسن بن ثابت التغلبی ابوالحسن الاحول الکوفی : آپ ابن الروز جار کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ آپ حضرت عبداللہ بن مبارک کے ہم نشینوں میں سے ایک تھے۔ [۸۵]

(۶۲) حارث بن سلیمان الکندی الکوفی : آپ کو ابنِ حبّان نے ثقات میں شمار کیا ہے۔ [۸۶]

(۶۳) طارق بن عبدالرحمٰن البجلی الاحمسی الکوفی : [۸۷]

(۶۴) عمر بن سوید بن غیلان الثقفی : آپ کو عجلی الکوفی بھی کہا جاتا تھا۔ [۸۸]

(۶۵) فضیل بن غزوان بن جریر الضبّی : [۸۹]

(۶۶) قیس بن سلیم التیمی العنبری الکوفی : [۹۰]

(۶۷) محمد بن سوقہ الغنوی ابوبکر الکوفی : آپ نہایت پرہیزگار اور کوفہ کے اہلِ خیار

---

[۸۰] خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ۱ : ۳۰۷

[۸۱] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۳۱۴

[۸۲] // // : ۴ : ۴۵

[۸۳] ابنِ حجر : تہذیب التہذیب : ۱ : ۹۶

[۸۴] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱ : ۴۳۴

[۸۵] // // : ۲ : ۲۵۸

[۸۶] // // : ۲ : ۱۴۳

[۸۷] // // : ۵ : ۵

[۸۸] // // : ۷ : ۴۵۸

[۸۹] // // : ۸ : ۲۹۷

[۹۰] // // : ۸ : ۳۹۸

میں سے ایک تھے۔ آپ نہایت ثقہ اور حافظ حدیث تھے۔ [۹۱]

(۶۸) محمد بن بشر بن بشیر بن معبد الاسلمی الکوفی : [۹۲]

(۶۹) محمد بن ابی الہیثم العطار الکوفی : آپ کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے [۹۳]

(۷۰) یحییٰ بن ایوب بن ابی زرعہ بن عمرو بن جریر البجلی الکوفی : [۹۴]

بصرہ

(۷۱) حسین بن ذکوان المعلم العوذی البصری المتوفی ۱۴۵ھ [۹۵]

(۷۲) عوف بن ابی جمیلہ العبدی الہجری ابو سہیل البصری : آپ اعرابی سے زیادہ معروف تھے۔ آپ قدریہ اور رافضیہ عقائد رکھتے تھے۔ آپ نے ۱۴۶ھ یا ۱۴۷ھ میں وفات پائی۔ [۹۶]

(۷۳) ہشام بن حسان الازدی الفردوسی ابو عبداللہ البصری : آپ ۱۴۶ھ یا ۱۴۷ھ یا اس کے بعد فوت ہوئے۔ [۹۷]

(۷۴) کہمس بن الحسن التمیمی ابو الحسن البصری متوفی ۱۴۹ھ [۹۸]

(۷۵) سعید بن ابی عروبہ : آپ کا نام مہران العدوی تھا۔ آپ بنو عدی بن یشکر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی کنیت ابو النضر البصری تھی آپ نے ۱۵۰ھ یا ۱۵۵ھ میں وفات پائی۔ [۹۹]

(۷۶) خالد بن دینار التمیمی السعدی ابو خلدہ البصری الخیاط المتوفی ۱۵۲ھ [۱۰۰]

(۷۷) عبید اللہ بن عون بن ارطبان المزنی : آپ ثقہ اور مامون الحدیث تھے۔ آپ نے ۱۵۰ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۱۰۱]

(۷۸) ابو معن البصری الاسکندرانی : آپ کا نام عبدالواحد بن ابی موسیٰ الخولانی تھا۔ آپ اسکندریہ کی طرف گئے اور وہیں قیام کر لیا۔ یہاں تک کہ ۱۵۰ھ میں وفات پا گئے [۱۰۲]

---

۹۱ ابن حجر : تہذیب التہذیب ۹ : ۲۰۹ — ۹۲ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۹ : ۷۳

۹۳ ؍ ؍ : ۱۱ : ۲۱۳ — ۹۴ ؍ ؍ : ۱۱ : ۱۸۶

۹۵ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۲ : ۳۳۸ — ۹۶ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۸ : ۱۶۶

۹۷ ؍ ؍ : ۱۱ : ۳۴ — ۹۸ ؍ ؍ : ۸ : ۴۵۰

۹۹ ؍ ؍ : ۴ : ۶۳ — ۱۰۰ ؍ ؍ : ۳ : ۸۸

۱۰۱ ؍ ؍ : ۵ : ۳۴۶ — ۱۰۲ ؍ ؍ : ۱۲ : ۲۴۳

(۷۹) معشام بن ابی عبداللہ الاستوائی ابوبکر البصری : آپ کپڑے فروخت کرتے تھے۔ آپ شعبہ سے قتادہ کی مرویات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ نے ۱۵۲ھ یا ۱۵۳ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۱۰۳]

(۸۰) سلیمان بن المغیرہ ابوسعید القیسی المتوفی ۱۵۶ھ ۔ [۱۰۴]

(۸۱) عیسیٰ بن طہمان بن رامہ الجشمی ابوبکر البصری : کوفہ میں رہے اور ۱۶۰ھ سے قبل وفات پا گئے۔ [۱۰۵]

(۸۲) شعبہ بن الحجاج بن الورد العتکی البصری : امام شافعی فرمایا کرتے تھے کہ اگر شعبہ نہ ہوتے تو عراق میں حدیث کو کوئی جاننے والا نہ ہوتا۔ آپ نے ۱۶۰ھ میں وفات پائی۔ [۱۰۶]

(۸۳) ربیع بن صبیح السعدی ابوبکر : آپ کی کنیت ابوحفص بھی تھی۔ آپ بنو سعد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۱ھ میں وفات پائی [۱۰۷]

(۸۴) یزید بن ابراہیم ابوسعید البصری التیمی : آپ بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۱ھ یا ۱۶۲ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ [۱۰۸]

(۸۵) ہمام بن یحییٰ بن دینار الازدی متوفی ۱۶۳ھ۔ [۱۰۹]

(۸۶) سلیمان بن المغیرہ القیسی ابوسعید البصری : آپ بنو قیس کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۵ھ میں وفات پائی۔ [۱۱۰]

(۸۷) اسود بن شیبان السدوسی البصری ابوشیبان المتوفی ۱۶۵ھ [۱۱۱]

(۸۸) وہیب بن خالد بن العجلان الباہلی البصری المتوفی ۱۶۵ھ/۱۶۹ھ۔ [۱۱۲]

(۸۹) حماد بن سلمہ بن دینار البصری : آپ کی کنیت ابوسلمہ تھی اور آپ بنو تمیم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ قریش کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ [۱۱۳]

---

۱۰۳ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۴۳

۱۰۴ ذہبی : تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۲۲۰

۱۰۵ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۸ : ۲۱۵

۱۰۶ ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۴ : ۳۳۸

۱۰۷ " " : ۳ : ۲۴۷

۱۰۸ " " : ۱۱ : ۳۱۱

۱۰۹ " " : ۱۱ : ۶۷

۱۱۰ " " : ۴ : ۲۲۰

۱۱۱ " " : ۱ : ۲۳۹

(۹۰) ربیع بن مسلم الجمعی ابوبکر البصری المتوفی ۱۶۷ھ۔ ۱۱۴

(۹۱) سلام بن ابی مطیع : آپ کا نام سعد تھا۔ کنیت ابوسعید تھی اور بنو خزاعہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ نے ۱۶۴ھ یا ۱۶۷ھ یا ۱۷۳ھ میں وفات پائی۔ ۱۱۵

(۹۲) السری بن یحییٰ بن ایاس بن حرملہ بن ایاس الشیبانی : آپ کی کنیت ابو یحییٰ اور ابوالہیثم البصری تھی۔ آپ نے ۱۶۷ھ میں وفات پائی۔ ۱۱۶

(۹۳) قاسم بن فضل بن معدان بن قریط الحدانی الازدی : آپ کی کنیت ابو یحییٰ تھی۔ آپ بنی حدان میں آئے اور ۱۶۷ھ میں وفات پاگئے۔ ۱۱۷

(۹۴) حزم بن ابی حزم مہران : آپ کو عبداللہ القطعی ابو عبداللہ البصری بھی کہا جاتا ہے۔ آپ نے ۱۷۵ھ میں وفات پائی۔ ۱۱۸

(۹۵) جریر بن حازم بن عبداللہ بن شجاع الازدی العتکی : آپ کی کنیت ابوالنصر تھی۔ وہب کے والد تھے۔ ۱۷۵ھ میں وفات پائی۔ ۱۱۹

(۹۶) حماد بن زید بن درہم الازدی الجہضمی : کنیت ابواسماعیل تھی۔ آل جریر بن حازم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۷۹ھ میں فوت ہوئے۔ ۱۲۰

(۹۷) یزید بن زریع التیمی ابوالمعاویہ البصری : آپ ثقہ اور معتبر حدیث کے راوی تھے۔ بصرہ میں ۱۸۱ھ یا ۱۸۲ھ یا اس کے بعد فوت ہوئے۔ ۱۲۱

(۹۸) معتمر بن سلیمان بن طرخان التیمی : آپ کی کنیت ابومحمد تھی۔ آپ طفیل لقب اختیار کرتے تھے۔ آپ سے حضرت عبداللہ بن المبارک نے روایت کی جو کہ آپ کے بہت قریبی تھے۔ آپ نے ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔ ۱۲۲

---

۱۱۲ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱۱ : ۱۶۹
۱۱۳ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۲ : ۱۱
۱۱۴ 〃 〃 : ۳ : ۲۵۱
۱۱۵ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۴ : ۲۸۲
۱۱۶ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۳ : ۴۶۰
۱۱۷ 〃 〃 : ۸ : ۳۲۹
۱۱۸ 〃 〃 : ۲ : ۲۴۴
۱۱۹ 〃 〃 : ۲ : ۶۹
۱۲۰ 〃 〃 : ۳ : ۹
۱۲۱ 〃 〃 : ۱۱ : ۳۲۵
۱۲۲ 〃 〃 : ۱۰ : ۲۲۷

(۹۹) محمد بن الحسین الازدی المہلبی : آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ مصیصہ گئے آپ سے ابن مبارک نے روایت کی جو کہ آپ کے قریبی تھے۔ ۱۹۱ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۲۳]

(۱۰۰) اسماعیل بن ابراہیم بن مقسم الاسدی : بنو اسد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو بشر البصری کنیت تھی۔ ابن علیہ کی کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ یہ ان کی والدہ تھیں۔ بصرہ میں صدقات کے والی بنے۔ اس کے بعد ہارون کے دور خلافت کے آخر میں بغداد کے والی بنے۔ ۱۹۳ھ یا ۱۹۴ھ میں وفات پا گئے۔ [۱۲۴]

(۱۰۱) عبدالرحمٰن بن مہدی اسٹولوی : بنو ازد کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو سعید البصری کنیت تھی۔ ۱۹۸ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۲۵]

(۱۰۲) ازہر بن سعد السمان ابو بکر الباہلی البصری : آپ سے عبداللہ بن مبارک نے روایت کیے جبکہ وہ ان سے بڑے تھے۔ ۲۰۳ھ میں وفات پائی۔ [۱۲۶]

(۱۰۳) ابان بن یزید العطار ابو یزید البصری : [۱۲۷]

(۱۰۴) ابو عصام المزنی البصری : کہا جاتا ہے کہ آپ کا نام خالد اور عبید العتکی کے بیٹے تھے۔ آپ جب سوار ہوتے تو ابن المبارک آپ کے کپڑے درست کیا کرتے تھے۔ آپ کا اصلی وطن بصرہ تھا لیکن بعد میں مرو آ گئے۔ [۱۲۸]

(۱۰۵) عزرہ بن ثابت بن ابی زید الانصاری البصری : ابن حبان نے آپ کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔ [۱۲۹]

(۱۰۶) حریث بن السائب التیمی الاسدی : آپ کربلائی، بصری اور مؤذن کی کنیت سے بھی پکارتے ہیں۔ ابن حبان نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ [۱۳۰]

(۱۰۷) حرب بن سریج بن المنذر المنقری ابو سفیان البصری البزاز۔ [۱۳۱]

---

[۱۲۳] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۷۲

[۱۲۴] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱ : ۲۷۵

[۱۲۵] ذہبی: تذکرۃ الحفاظ : ۱ : ۳۲۹

[۱۲۶] // // : ۱ : ۲۰۲

[۱۲۷] ابن حجر: تہذیب التہذیب : ۱ : ۱۰۱

[۱۲۸] // // : ۱۲ : ۱۶۸

[۱۲۹] // // : ۷ : ۱۹۲

[۱۳۰] // // : ۲ : ۲۳۳

[۱۳۱] // // : ۲ : ۲۲۴

(۱۰۸) حاتم بن ابی صغیرہ : آپ کے والد کا نام مسلم تھا۔ آپ کی کنیت ابو یونس تھی۔ اس کے علاوہ الباہلی البصری قم کی نسبت سے بھی پکارے جاتے تھے۔ [۱۳۲]

(۱۰۹) خالد بن عبدالرحمٰن بن بکیر السلمی ابو امیۃ البصری ؛ [۱۳۳]

(۱۱۰) حنظلہ بن عبداللہ ؛ آپ کو ابن عبدالرحمٰن السدوسی اور ابو عبدالرحیم البصری کی کنیت سے پکارا جاتا ہے۔ [۱۳۴]

(۱۱۱) حمید بن الاسود بن الاشقر ابو الاسود الکرابیسی : [۱۳۵]

(۱۱۲) زیاد بن ابی مسلم ؛ آپ کو ابن مسلم ابو عمر الفلاء اور القفار البصری کی حیثیت میں بھی تذکروں میں یاد کیا گیا ہے۔ [۱۳۶]

(۱۱۳) سعید بن زید بن درہم الازدی ابوالحسن البصری جو کہ حماد بن زید کے بھائی تھے۔ [۱۳۷]

(۱۱۴) سلیمان بن علی الربعی الازدی ابو عکاشہ البصری۔ ابن حبان نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ [۱۳۸]

(۱۱۵) شداد بن سعید ابو طلحہ الراسبی البصری۔ [۱۳۹]

واسط :-

(۱۱۶) ہیشم بن بشیر بن ابی حازم ابو معاویہ السلمی الواسطی : آپ کے بخاری الاصل ہونے کے بارے میں تذکروں میں ملتا ہے۔ ابن حبان نے ثقہ قرار دیا لیکن متہم بالتدلیس ہیں۔ [۱۴۰]

(۱۱۷) حشرج بن نباتۃ الاشجعی ابو مکرم الکوفی ؛ آپ کو واسطی بھی کہا جاتا تھا۔ [۱۴۱]

موصل :-

(۱۱۸) معافی بن عمران بن نفیل بن جابر بن جبلہ بن عبید الازدی : آپ ایک فقیہہ

---

[۱۳۲] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۲ : ۱۳۰
[۱۳۳] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۳ : ۱۰۲
[۱۳۴] " " : ۳ : ۶۲
[۱۳۵] " " : ۳ : ۳۶
[۱۳۶] " " : ۳ : ۳۸۵
[۱۳۷] " " : ۴ : ۳۲
[۱۳۸] " " : ۴ : ۲۱۲
[۱۳۹] " " : ۴ : ۳۱۶
[۱۴۰] خطیب بغدادی : تاریخ بغداد : ۱۴ : ۸۵
[۱۴۱] " " : ۲ : ۳۷۷

اور زاہد تھے۔ عبداللہ بن مبارک نے آپ سے روایت کی جب کہ وہ بڑے تھے۔ ١٤٢

رَے :۔

(١١٩) ہارون بن المغیرہ بن حکیم البجلی ابوحمزہ الرازی : ابن حبان نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے۔ ١٤٣

مدائن :۔

(١٢٠) زبیر بن سعید بن سلیمان بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب الہاشمی :۔ ابوالقاسم کنیت تھی۔ مدائن آئے جس کی وجہ سے المدائنی کہلائے۔ آپ نے بہت تھوڑی حدیثیں روایت کیں۔ سنہ ١٥٠ھ میں وفات پائی۔ ١٤٤

(١٢١) مغیرہ بن مسلم قسملی : ابوسلمہ کنیت تھی۔ مرو میں پیدا ہوئے اور مدائن میں سکونت اختیار کی۔ ابن حبان نے آپ کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ ١٤٥

(١٢٢) عبدالحمید بن بہرام الفزاری المدائنی : ابن حبان نے آپ کو ثقہ قرار دیا ہے ١٤٦

شام (۱) دمشق :۔

(١٢٣) عبدالرحمن بن یزید بن جابر الازدی الدمشقی الدارانی المتوفی سنہ ١٥٣ھ ١٤٧

(١٢٤) ہشام بن الغاز بن ربیعہ الجرشی ابوعبداللہ: آپ کو ابوالعباس دمشقی بھی کہا جاتا ہے۔ بغداد میں پہنچے اور سنہ ١٥٣ھ یا سنہ ١٥٦ھ یا سنہ ١٥٩ھ میں فوت ہوئے۔ ١٤٨

(١٢٥) عبدالرحمن عمرو بن محمد الشامی ابوعمرو الاوزاعی: فقیہہ الشام تھے۔ بیروت آئے اور سنہ ١٥١ھ یا ١٥٥ھ یا سنہ ١٥٦ھ میں فوت ہوئے۔ ١٤٩

(١٢٦) سعید بن عبدالعزیز : اہلِ دمشق کے فقیہہ تھے۔ ابو محمد کنیت تھی۔ سنہ ١٦٧ھ میں وفات پائی۔ ١٥٠

---

١٤٢ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ١٠ : ١٩٩
١٤٣ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ١١ : ١٢
١٤٤ " " : ٣ : ٣١٥
١٤٥ " " : ١٠ : ٢٦٨
١٤٦ " " : ٦ : ١٠٩
١٤٧ ذہبی: تذکرة الحفاظ : ١ : ١٨٣
١٤٨ " " : ١١ : ٥٥
١٤٩ ابن حجر: تہذیب التہذیب : ٦ : ٢٣٨
١٥٠ " " : ٩ : ١٥٨

(۱۲۷) خالد بن یزید بن عبدالرحمٰن بن ابی مالک ہانیٔ الہمدانی الدمشقی : ابوہاشم کنیت تھی۔ ۱۸۵ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۱

(۱۲۸) محمد بن شعیب بن شابور الاموی : ابو عبداللہ کنیت تھی۔ بیروت میں سکونت اختیار کی۔ آپ سے عبداللہ بن مبارک نے روایت کی اور آپ سے پہلے وفات پاگئے۔ آپ نے ۱۹۶ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۲

(ب) حمص :-

(۱۲۹) یحیٰی بن ابی عمرو الشیبانی : ابوزرعہ کنیت تھی۔ اوزاعی کے چچا کے بیٹے تھے۔ ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۳

(۱۳۰) ثور بن یزید بن زیاد الکلاعی : آپ الرحبی ابوخالد الحمصی بھی پکارے جاتے تھے اس لیے کہ آپ قدریہ عقائد رکھتے تھے۔ آپ نے ۱۵۰ھ یا ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۴

(۱۳۱) سعید بن سنان ابومہدی الحنفی : آپ الکندی الحمصی کی نسبت سے بھی یاد کیے جاتے ہیں۔ ۱۵۵

(۱۳۲) اسماعیل بن عیاش بن سلم العنسی : ابوعتبہ الحمصی کنیت تھی۔ ۱۸۱ھ یا ۱۸۲ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۶

(۱۳۳) عتبہ بن ابی حکیم الہمدانی : ابوعباس کنیت تھی۔ طبریا میں آئے اور ۱۴۸ھ میں میں وفات پائی۔ ۱۵۷

جزیرہ :

(۱۳۴) عمرو بن میمون بن مہران الجزری : ابوعبداللہ کنیت تھی۔ ۱۴۵ھ میں وفات پائی۔ ۱۵۸

(۱۳۵) جعفر بن برکان الکلابی : بنو کلاب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کوفہ آئے اور ۱۵۰ھ

---

۱۵۱ ابنِ حجر: تہذیب التہذیب : ۴ : ۵۹ — ۱۵۲ ابنِ حجر: تہذیب التہذیب : ۳ : ۲۲۶

۱۵۳ 〃 〃 : ۹ : ۲۲۲ — ۱۵۴ 〃 〃 : ۱۱ : ۲۶۰

۱۵۵ 〃 〃 : ۲ : ۳۳ — ۱۵۶ 〃 〃 : ۴ : ۴۶

۱۵۷ 〃 〃 : ۱ : ۳۲۲ — ۱۵۸ 〃 〃 : ۵ : ۹۴

یا ۱۵۱ھ یا ۱۵۴ھ میں وفات پا گئے۔ [159]

(۱۳۶) حسن بن عمر: آپ ابن عمرو بن یحییٰ الفزاری سے مشہور تھے۔ ابوالبیح الرقی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔ [160]

(۱۳۷) محمد بن عبداللہ بن علاقہ بن مالک بن عمرو بن عویمر عقیلی جزری البابیر الحرانی القاضی: اہلِ حران میں سے تھے۔ بغداد آئے اور ۱۶۳ھ یا ۱۶۸ھ میں وفات پائی۔ [161]

حجاز (۱) مدینہ

(۱۳۸) حسین بن عبداللہ بن عبداللہ بن عباس الہاشمی متوفی ۱۴۰ھ/۱۴۱ھ [162]

(۱۳۹) یحییٰ بن سعید الانصاری: مدینہ کے قاضی رہے۔ پھر منصور کے دور میں قاضی القضاۃ رہے۔ ۱۴۲ھ میں وفات پائی۔ [163]

(۱۴۰) عبیداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم: ابو عثمان کنیت تھی۔ سات نامور فقہاء میں سے ایک تھے۔ ۱۴۴ھ یا ۱۴۵ھ یا ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ [164]

(۱۴۱) موسیٰ بن عبیدہ بن نشیط بن عمرو: ابو عبدالعزیز کنیت تھی۔ ۱۵۲ھ یا ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ [165]

(۱۴۲) ضحاک بن عثمان بن عبداللہ الاسدی: ابو عثمان کنیت تھی۔ ۱۵۳ھ میں میں فوت ہوئے۔ [166]

(۱۴۳) اسامہ بن زید اللیثی: ۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ [167]

(۱۴۴) عبدالحمید بن جعفر بن عبداللہ الانصاری: ابوالفضل کنیت تھی مگر ابو حفص بھی کہا جاتا تھا۔ ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے۔ [168]

۱۵۹ھ خطیب بغدادی: تاریخ بغداد: ۱۲: ۱۸۸

۱۶۰ھ ابن حجر: تہذیب التہذیب: ۲: ۸۴

۱۶۱ھ ابن حجر: تہذیب التہذیب: ۲: ۲۰۹

۱۶۲ھ 〃 〃 : ۹: ۲۶۹

۱۶۳ھ 〃 〃 : ۲: ۳۴۱

۱۶۴ھ ذہبی: تذکرۃ الحفاظ: ۱: ۱۳۷

۱۶۵ھ 〃 〃 : ۷: ۳۸

۱۶۶ھ ابن حجر: تہذیب التہذیب: ۱۰: ۳۵۶

۱۶۷ھ 〃 〃 : ۴: ۴۴۶

(۱۴۵) عمر بن محمد بن زید بن عبداللہ المدنی : عسقلان آئے اور وہیں لڑائی میں تھے اور ۱۵۴ھ میں وہیں اللہ کو پیارے ہو گئے۔[۱۶۹]

(۱۴۶) مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن الزبیر بن العوام الاسدی المتوفی : ۱۵۸ھ۔[۱۷۰]

(۱۴۷) افلح بن سعید الانصاری ابو محمد القبائی المدنی : بنو نصر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۵۶ھ میں فوت ہوئے۔[۱۷۱]

(۱۴۸) محمد بن عبدالرحمٰن بن المغیرہ القرشی العامری : ابوالحارث کنیت تھی۔ مدینہ کے فقہاء اور عباد میں شمار ہوتے تھے۔ ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ میں وفات پاگئے۔[۱۷۲]

(۱۴۹) مخرمہ بن بکیر بن عبداللہ بن الاشجع القرشی : بنی مخزوم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابوالمسور کنیت تھی۔ ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ میں فوت ہوئے۔[۱۷۳]

(۱۵۰) عبداللہ بن زید بن اسلم العدوی : ابو محمد کنیت تھی۔ عمر کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۶۴ھ میں وفات پائی۔[۱۷۴]

(۱۵۱) فلیح بن سلیمان بن ابی المغیرہ الخزاعی : آپ اسلمی ابو یحییٰ المدنی بھی بولے جاتے تھے۔ زید بن خطاب کی آل کے آزاد کردہ غلام تھے۔ فلیح کے لقب سے زیادہ مشہور رہیں۔ آپ کا اصل نام عبدالملک تھا۔ آپ نے ۱۶۸ھ کو وفات پائی۔[۱۷۵]

(۱۵۲) سلیمان بن بلال تیمی قرشی : بنو قریش کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو محمد کنیت تھی ابوایوب المدنی سے بھی مشہور تھے۔ مدینہ میں ۱۷۲ھ یا ۱۷۷ھ میں فوت ہوئے۔[۱۷۶]

(۱۵۳) مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر الاصبحی : ابو عبداللہ المدنی کنیت تھی۔ اور امام دارالہجرۃ کے لقب سے مشہور تھے۔ ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔[۱۷۷]

---

[۱۶۸] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱ : ۲۰۸ — [۱۶۹] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۶ : ۱۱۱

[۱۷۰] " " : ۷ : ۴۹۵ — [۱۷۱] " " : ۱۰ : ۱۵۸

[۱۷۲] " " : ۱ : ۳۶۷ — [۱۷۳] " " : ۹ : ۳۰۳

[۱۷۴] " " : ۱۰ : ۷۰ — [۱۷۵] " " : ۵ : ۲۲۲

[۱۷۶] " " : ۸ : ۳۰۳

(۱۵۴) عبداللہ بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب : آپ ایک زاہد شخص تھے۔ ۱۸۴ھ میں فوت ہوگئے۔ [۱۷۸]

مکہ :-

(۱۵۵) شبل بن عباد المکی القاری : ۱۴۸ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۷۹]

(۱۵۶) حنظلہ بن ابی سفیان بن عبدالرحمٰن بن صفوان بن امیۃ الجمحی المتوفی ۱۵۱ھ۔ [۱۸۰]

(۱۵۷) عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج الاموی : ۱۴۹ھ یا ۱۵۰ھ یا ۱۵۱ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۸۱]

(۱۵۸) عثمان بن الاسود بن موسیٰ بن باذان المکی : بنی جمح کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ۱۴۹ھ یا ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۸۲]

(۱۵۹) یعقوب بن عطاء بن ابی رباح : آپ بنو قریش کے آزاد کردہ غلام تھے ۱۵۵ھ میں وفات پائی۔ [۱۸۳]

(۱۶۰) سیف بن سلیمان : آپ کو ابن ابی سلیمان مخزومی بھی کہا جاتا ہے۔ آپ ابو سلمان المکی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ عمر کے آخری حصے میں بصرہ آئے۔ آپ کو قدری ہونے کا الزام دیا جاتا ہے۔ آپ ۱۵۵ھ یا ۱۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۸۴]

(۱۶۱) عبدالعزیز بن ابی داؤد : آپ کا نام میمون تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ایمن بن بدر تھا۔ مہلب بن ابی صفرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ مکہ میں ۱۵۹ھ میں وفات پائی [۱۸۵]

(۱۶۲) معروف بن مشکان المکی : آپ کا لقب بانی الکعبہ اور کنیت ابو الولید تھی۔ ۱۶۵ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۸۶]

(۱۶۳) نافع بن عمر بن عبداللہ بن جمیل بن عامر الجمحی متوفی ۱۶۹ھ [۱۸۷]

---

[۱۷۷] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۴ : ۱۷۵
[۱۷۸] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۱۰ : ۵
[۱۷۹] " " : ۵ : ۳۰۴
[۱۸۰] " " : ۳ : ۳۵
[۱۸۱] " " : ۳ : ۹۰
[۱۸۲] " " : ۶ : ۴۲
[۱۸۳] " " : ۷ : ۱۰۷
[۱۸۴] " " : ۱۱ : ۳۹۲
[۱۸۵] " " : ۱۱ : ۳۹۲ -
[۱۸۶] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۴ : ۲۹۴
[۱۸۷] ابن حجر : تہذیب التہذیب : ۹ : ۳۳۸

(۱۶۴) داؤد بن عبدالرحمٰن العطار العبدی المکی : آپ کی کنیت ابوسلیمان تھی۔ مکہ کے فقیہہ تھے۔ سنہ ۱۷۴ھ یا ۱۷۵ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۸۸]

(۱۶۵) ابراہیم بن نافع المخزومی المکی : کنیت ابواسحاق تھی۔ ابن حبان نے آپ کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔ [۱۸۹]

(۱۶۶) عبداللہ بن عمرو بن علقمہ الکنانی المکی : ابن حبان کے نزدیک ثقہ ٹھہرے ہیں۔ [۱۹۰]

(۱۶۷) عمر بن سعید بن ابی حسین النوفلی : ابن حبان کے نزدیک ثقہ ہیں۔ [۱۹۱]

طائف :-

(۱۶۸) یحیٰی بن سلیم قرشی : ابومحمد اور ابوزکریا کنیت تھیں۔ ابن المبارک نے آپ سے روایت کی لیکن آپ سے پہلے فوت ہو گئے۔ آپ سنہ ۱۹۳ھ یا سنہ ۱۹۴ھ یا سنہ ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۹۲]

(۱۶۹) دبرہ بن ابی دلیلہ : اصل نام مسلم الطائفی تھا۔ ابن حبان نے ثقہ کہا ہے [۱۹۳]

(۱۷۰) عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی : آپ کو ابو یعلی الثقفی کی کنیت سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ [۱۹۴]

شیوخِ مصر

(۱۷۱) موسیٰ بن ایوب بن عامر الغافقی : سنہ ۱۵۳ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۹۵]

(۱۷۲) خباش بن رزین بن حمید بن صالح بن اصرم اللخمی : ابوہاشم المصری پکارے جاتے تھے۔ سنہ ۱۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ [۱۹۶]

(۱۷۳) حیوٰۃ بن شریح بن صفوان : کنیت ابوزرعہ تھی۔ ایک کامل فقیہہ اور زاہد تھے۔ سنہ ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ میں وفات پائی۔ [۱۹۷]

---

۱۸۸ المرجع السابق : ۱۰ : ۲۳۲ — ۱۸۹ المرجع السابق : ۱۰ : ۴۰۹

۱۹۰ " : ۳ : ۱۹۲ — ۱۹۱ " : ۱ : ۱۷۴

۱۹۲ " : ۵ : ۳۳۹ — ۱۹۳ " : ۷ : ۴۵۳

۱۹۴ " : ۱۱ : ۲۲۶ — ۱۹۵ " : ۱۱ : ۱۱۰

۱۹۶ المرجع السابق : ۱۰ : ۳۳۶ — ۱۹۷ المرجع السابق : ۸ : ۳۴۳